زکوۃ

کلپ نمبر 1 فضائل، ترک پر وعید، نصاب، شرائطِ وجوب

فضائل

زکوٰۃ ایک عبادت ہے اور اللہ کا حکم ہے۔ زکوٰۃ نکالنے سے ہمیں کوئی فائدہ ملے یا نہ ملے، اللہ کے حکم کی اطاعت بذات خود مقصود ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کا اصل مقصد اللہ کی اطاعت ہے، لیکن اللہ کا کرم ہے کہ جب کوئی بندہ زکوٰۃ نکالتا ہے تو اللہ اُس کو دنیاوی فوائد بھی عطا فرماتا ہے، اُن فوائد میں سے یہ بھی ہے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی باقی مال میں برکت، اضافہ اور پاکیزگی کا سبب بنتی ہے۔ قرآن کریم (سورۃ البقرہ۔ ۲۷۶) میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ اللہ سود کو مٹاتا ہے اور زکوٰۃ اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

ترک پر وعید

سورۃ التوبہ آیت نمبر 34 ۔ 35 میں اللہ تعالیٰ نے اُن لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید بیان فرمائی ہے جو اپنے مال کی کماحقہ زکوٰۃ نہیں نکالتے۔ اُن کے لئے بڑے سخت الفاظ میں خبر دی ہے، چنانچہ فرمایا: وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

جو لوگ سونا و چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور ان کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے (یعنی زکوٰۃ نہیں نکالتے) تو (اے نبی) آپ ان کو ایک بڑے دردناک عذاب کی خبر سنا دیجئے۔ دوسری آیت میں اُس دردناک عذاب کی تفصیل ذکر فرمائی:

يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ

کہ یہ دردناک عذاب اُس دن ہوگا جس دن سونے اور چاندی کو آگ میں تپایا جائے گا اور پھر اُس آدمی کی پیشانی، اُس کے پہلو اور اُس کی پشت کو داغا جائے گا اور اس سے یہ کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا، آج تم اس خزانے کا مزہ چکھو، جو تم اپنے لئے جمع کر رہے تھے۔

آیت میں "کَنَزْتُمْ" سے مراد وہ مال ہے جس کی زکوٰۃ ادا نہ کی گئی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اِس انجام بد سے محفوظ فرمائے، آمین۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مال میں زکوٰۃ کی رقم شامل ہو جائے (یعنی زکوٰۃ کی ادائیگی نہیں کی گئی یا پوری زکوٰۃ نہیں نکالی بلکہ کچھ زکوٰۃ نکالی اور کچھ رہ گئی) تو وہ مال انسان کے لئے تباہی اور ہلاکت کا سبب ہے۔ (مجمع الزوائد) لہذا اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ ایک ایک روپے کا صحیح حساب کر کے زکوٰۃ ادا کی جائے۔

نصاب

ساڑھے باون تولے یعنی 612.36 گرام چاندی یا ساڑھے سات تولے یعنی 87.5 گرام سونے کو نصاب کہا جاتا ہے۔

ساڑھے باون تولے یعنی 612.36 گرام چاندی یا ساڑھے سات تولے تولے یعنی 87.5 گرام سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر پیسے یا سامانِ تجارت جس شخص کے پاس موجود ہے تو اُس کو "صاحبِ نصاب" کہا جاتا ہے۔

زکوۃ کس پر واجب ہے؟

ہر وہ عاقل بالغ مسلمان جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کی قیمت کے برابر نقدی، چاندی، سونا یا مال تجارت موجود ہو اس پر زکوۃ واجب ہے۔ اگر صرف سونا ہو تو ساڑھے سات تولہ پر زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ اگر کچھ نقد رقم، کچھ مال تجارت اور کچھ چاندی ہو یا ان میں سے کوئی دو چیزیں ہوں اور ان کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی کے برابر ہو جائے تو زکوۃ واجب ہو گی۔ جس دن آپ کی ملکیت میں مذکورہ نصاب کے برابر پیسے آجائیں وہ دن آپ کے لیے زکوۃ کا دن ہے۔ اگر یاد نہ ہو تو پھر ہجری سال کی کوئی تاریخ مقرر کر لیں اور ہر سال اسی تاریخ کو حساب کیا کریں۔ درمیان سال میں پیسے آتے جاتے رہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مقرر کردہ تاریخ کو آپ کی ملکیت میں جتنا مال موجود ہے اس پر زکوۃ واجب ہو گی۔ کل مال کا چالیسواں حصہ یا اڑھائی پرسنٹ 2.5٪ زکوۃ کی مد میں دینا فرض ہے۔

کلپ نمبر 2 مصارف

آٹھ مصارف میں زکاۃ خرچ کرنا واجب ہے انہیں اللہ تعالی نے بالکل واضح لفظوں میں بیان فرمایا ہے، اور یہ بھی بتلایا کہ انہی مصارف میں زکاۃ خرچ کرنا واجب ہے، اور یہ علم و حکمت پر مبنی فیصلہ ہے، چنانچہ فرمانِ باری تعالی ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةً مِنَ اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ [التوبة:60]

ترجمہ: صدقات تو صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے اور [زکاۃ جمع کرنے والے] عاملوں کے لیے ہیں اور ان کے لیے جن کے دلوں میں الفت ڈالنی مقصود ہے اور غلام آزاد کرنے میں اور قرض ادا کرنے والوں میں اور اللہ کے راستے میں اور مسافر پر (خرچ کرنے کے لیے ہیں)، یہ اللہ کی طرف سے ایک فریضہ ہے اور اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔

1: فقراء.... "فقیر" اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو۔

2: مساکین... "مسکین" اس شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس کچھ ہو لیکن ضرورت سے کم ہو۔

3: عاملین زکوۃ... اسلامی حکومت کی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر اہل کار

4: مولفۃ القلوب... نو مسلم جن کی دل جوئی کے لیے انہیں زکوۃ دی جاتی تھی لیکن اب یہ مصرف باقی نہیں رہا۔

5: غارمین... ایسے مقروض لوگ جن کے تمام اثاثے ان کے قرضوں کی ادائیگی کے لیے ناکافی ہوں، یا اگر یہ لوگ اپنے اثاثوں سے قرض ادا کریں تو نصاب کے بقدر ان کے پاس مال باقی نہ رہے۔

6: فک رقاب... غلاموں کو آزادی دلانے کے لیے۔

7: فی سبیل اللہ... جہاد پر جانے والوں کے ساز و سامان کی تیاری میں۔

8: ابن سبیل... مسافر کے لیے یعنی وہ شخص جس کے پاس اگرچہ اپنے وطن میں نصاب کے بقدر مال تو موجود ہے لیکن سفر میں اس کے پاس اتنی رقم نہ ہو جس سے وہ سفر کی ضروریات پوری کرکے وطن واپس جاسکے۔

کلپ نمبر 3 زیورات پر زکوٰۃ

خیر القرون سے عصر حاضر تک کے جمہور علماء وفقہاء ومحدثین' قرآن وسنت کی روشنی میں عورتوں کے سونے یا چاندی کے استعمالی زیور پر وجوب زکوٰۃ کے قائل ہیں، اگر وہ زیور نصاب کے مساوی یا زائد ہو اور اس پر ایک سال بھی گزر گیا ہو، جس کے مختلف دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔

قرآن وسنت کے وہ عمومی حکم جن میں سونے یا چاندی پر بغیر کسی (استعمالی یا غیر استعمالی) شرط کے زکوٰۃ واجب ہونے کا ذکر ہے اور ان آیات واحادیث شریفہ میں زکوٰۃ کی ادائیگی میں کوتاہی کرنے پر سخت ترین وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔ متعدد آیات واحادیث میں یہ عموم ملتا ہے۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ

سورۃ التوبہ آیت 34 میں سونا یا چاندی پر زکوٰۃ نہ نکالنے والوں کو دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے۔

نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَلاَ فِضَّةٍ لاَ يُؤَدِّي مِنْهَا حَقَّهَا إِلاَّ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ صُفِّحَتْ لَهُ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوَى بِهَا جَنْبُهُ وَجَبِينُهُ وَظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ لَهُ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيُرَى سَبِيلُهُ إِمَّا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِمَّا إِلَى النَّارِ».

(مسلم، کتاب الزکوٰۃ، باب اثم مانع الزکاۃ)

کوئی شخص جو سونے یا چاندی کا مالک ہو اور اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) ادا نہ کرے تو کل قیامت کے دن اس سونے وچاندی کے پترے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں ایسا تپایا جائے گا گویا کہ وہ خود آگ کے پترے ہیں۔ پھر اس سے اس شخص کا پہلو، پیشانی اور کمر داغی جائے گی اور قیامت کے پورے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہوگی، بار بار اسی طرح تپا تپا کر داغ دئے جاتے رہیں گے، یہاں تک کہ ان کے لئے جنت یا جہنم کا فیصلہ ہو جائے۔

اس آیت اور حدیث میں عمومی طور پر سونے یا چاندی پر زکوٰۃ کی عدم ادائیگی پر دردناک عذاب کی خبر دی گئی ہے خواہ وہ استعمالی زیور ہوں یا تجارتی سونا وچاندی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَمَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا وَفِي يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهَا « أَتُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا ». قَالَتْ لاَ. قَالَ « أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ ». قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلَى النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- وَقَالَتْ هُمَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلِرَسُولِهِ.

(ابو داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب الکنز ماھو وزکوۃ الحلی)

کہ ایک عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس کے ساتھ اسکی بیٹی تھی جو سونے کے دو بھاری کنگن پہنے ہوئے تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے کہا کہ کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ اس عورت نے کہا: نہیں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چاہتی ہو کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے کل قیامت کے دن آگ کے کنگن تمہیں پہنائے؟ تو اس عورت نے وہ دونوں کنگن اتار کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لئے پیش کر دیے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- فَرَأَى فِي يَدِي فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ فَقَالَ « مَا هَذَا يَا عَائِشَةُ ». فَقُلْتُ صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ « أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ ». قُلْتُ لاَ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ. قَالَ « هُوَ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ ».

(ابو داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب الکنز ماھو وزکوۃ الحلی)

کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے ہاتھ میں چھلا دیکھ کر مجھ سے کہا کہ اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میں نے آپ کیلئے زینت حاصل کرنے کی غرض سے بنوایا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر یہ تمہیں جہنم میں لے جانے کے لئے کافی ہے۔

امام خطابیؒ نے (معالم السنن 3/ 176) میں ذکر کیا ہے کہ غالب گمان یہ ہے کہ چھلا تنہا نصاب کو نہیں پہونچتا، اس کے معنی یہ ہیں کہ اس چھلے کو دیگر زیورات میں شامل کیا جائے، نصاب کو پہونچنے پر زکوۃ کی ادائیگی کرنی ہوگی۔ امام سفیان ثوریؒ نے بھی یہی توجیہ ذکر کی ہے۔

حضرت اسماء بنت زیدؓ روایت کرتی ہیں

دَخَلْتُ أَنَا وَخَالَتِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهَا أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَنَا أَتُعْطِيَانِ زَكَاتَهُ قَالَتْ فَقُلْنَا لَا قَالَ أَمَا تَخَافَانِ أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللَّهُ أَسْوِرَةً مِنْ نَارٍ أَدِّيَا زَكَاتَهُ

(مسند احمد: رقم الحدیث 27614)

کہ میں اور میری خالہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: کیا تم اس کی زکوٰۃ ادا کرتی ہو؟ ہم نے کہا: نہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کیا تم ڈرتی نہیں کہ کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے آگ کے کنگن تمہیں پہنائے؟ لہذا ان کی زکوٰۃ ادا کرو۔

متعدد احادیث صحیحہ میں زیورات پر زکوٰۃ کے واجب ہونے کا ذکر ہے، یہاں طوالت سے بچنے کے لئے صرف تین احادیث ذکر کی گئی ہیں۔

کلپ نمبر 4 پراپرٹی پر زکوۃ

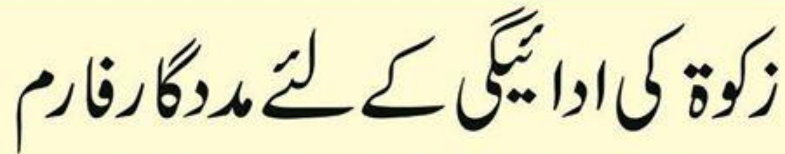
جو زمین یا گھر رہائش کی نیت سے خریدا گیا ہو تو اس پر شرعاً زکوۃ لازم نہیں ہوتی، اسی طرح سے جو دکان اس غرض سے خریدی ہو کہ اس میں کاروبار کیا جائے گا تو اس دکان کی ویلیو پر بھی زکوۃ واجب نہیں ہوتی، اسی طرح پراپرٹی خریدتے وقت اگر کوئی نیت نہیں کی ہو (کہ اس کو بیچنا ہے یا رہائش اختیار کرنی ہے) تو اس پر بھی زکوۃ نہیں ہے۔

البتہ جو پراپرٹی تجارت کی نیت سے لی ہو کہ اس کو فروخت کر کے نفع کمایا جائے گا تو ایسی تمام پراپرٹیز اگر نصاب کے بقدر ہوں تو ہر سال ان کی موجودہ ویلیو کا حساب کر کے کل مالیت کا ڈھائی فیصد بطور زکوۃ ادا کرنا شرعا لازم ہو گا۔

کسی نے پراپرٹی اس نیت سے لی کہ اس کو فروخت کر کے نفع کمایا جائے گا لیکن بعد میں اس کی نیت تبدیل ہو گئی ہو مثلاً اب یہ نیت ہو کہ اس پر گھر بناؤں گا۔ تو اب اس پراپرٹی پر زکوٰہ نہیں ہو گی۔

اگر پراپرٹی کرایہ پر دی ہو تو اس پراپرٹی کی مالیت پر زکاۃ لازم نہیں ہو گی، البتہ اگر حاصل ہونے والا کرایہ جمع ہو اور پراپرٹی کا مالک پہلے سے صاحبِ نصاب ہو یا جمع شدہ کرایہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو سالانہ اس پر زکاۃ ادا کرنا لازم ہو گی۔ اور اگر کرایہ خرچ ہو جاتا ہو، بچت میں جمع نہ ہو تا ہو تو اس کرائے پر زکاۃ نہیں ہو گی۔

کلپ نمبر 5　　زکوۃ فارم؛　　زکوۃ کا حساب کیسے کریں



زکوۃ کی ادائیگی کے لئے مددگار فارم

AMS

سب سے پہلے زکوۃ واجب ہونے کی قمری تاریخ کا تعین کرلیں۔ زکوۃ واجب ہونے کی قمری\اسلامی تاریخ۔۔۔۔۔

جب آپ کی زکوۃ کی مقررہ تاریخ آجائے تو اس دن اپنے تمام مال کا حساب مارکیٹ ریٹ کے مطابق یوں کریں:

1 قابل زکوۃ اثاثوں کی مالیت	رقم	2 مالی ذمہ داریاں	رقم
سونا (چاہے کسی بھی صورت میں ہو)		لیا ہوا قرضہ	
چاندی (چاہے کسی بھی صورت میں ہو)		بیوی کا غیر ادا شدہ مہر	
نقدی کیش (کسی بھی مقصد کے لئے ہو)		بجلی کا واجب الادا بل	
بینک بیلنس		گیس کا واجب الادا بل	
کسی کو ادھار یا امانت دی گئی رقم		پانی کا واجب الادا بل	
سیکورٹی میں دی گئی رقم		ٹیلی فون کا واجب الادا بل	
انشورنس پالیسی میں اصل جمع شدہ رقم ★		مکان کا واجب الادا کرایہ	
غیر ملکی کرنسی (موجودہ ریٹ کے مطابق)		دکان کا واجب الادا کرایہ	
بانڈز، مختلف سرٹیفکیٹ		گودام کا واجب الادا کرایہ	
وصول شدہ پراویڈنٹ فنڈ		دیگر واجب الادا اخراجات	
سامان تجارت، تیار مال کا سٹاک		ملازمین کی واجب الادا تنخواہیں	
بیچنے کی نیت سے خریدی گئی دکان، مکان، پلاٹ گاڑی، خام مال (جس کی قیمت ادا کردی گئی)			
Total مجموعہ		Total مجموعہ	

جب آپ سب چیزوں کے سامنے رقم کا خانہ پر کرلیں تو نمبر دو کی ٹوٹل رقم کو نمبر ایک کی ٹوٹل رقم سے منہا (مائنس) کرلیں۔ باقی جو رقم بچے آپ نے صرف اس کی زکوۃ اڑھائی فیصد (2.5) یعنی چالیسواں حصہ ادا کرنی ہے۔ جیسے ایک لاکھ روپے میں سے 2500 روپے

حساب لگانے سے پہلے دو چیزوں کو سمجھ لیں:

نمبر 1: قابل زکوۃ اموال اور اثاثہ جات۔

نمبر2: مالیاتی ذمہ داریاں یعنی جو رقم قابل زکوۃ اموال سے کم کرنی ہے۔

نمبر ایک: قابل زکوۃ اشیاء اور اثاثہ جات:

- سونا اور چاندی، کسی بھی شکل میں ہوں اور کسی بھی مقصد کے لیے ہوں۔ کھوٹ اور نگینے نکال کر ان کی جو مالیت بنے وہ نوٹ کر لیں۔
- گھر میں یا جیب میں موجود رقم۔
- بینک اکاؤنٹ یا لاکر میں موجود رقم۔
- غیر ملکی کرنسی کی موجودہ مالیت۔
- پرائز بانڈ۔
- مستقبل کے کسی منصوبے (حج، بچوں کی شادی وغیرہ) کے لیے جمع شدہ رقم۔
- تکافل یا انشورنس پالیسی میں جمع شدہ رقم۔
- جو قرض دوسروں سے لینا ہے۔
- کمیٹی BC کی جو رقم جمع کرا چکے ہیں اور ابھی کمیٹی نہیں نکلی۔
- کسی بھی چیز کے لیے ایڈوانس میں دی گئی رقم جب کہ وہ چیز ابھی ملی نہ ہو۔
- سرمایہ کاری، مضاربت، شراکت میں لگی ہوئی رقم۔
- شئیرز، سیونگ سرٹیفیکیٹس، این آئی ٹی یونٹس، این ڈی ایف سیونگ سرٹیفیکیٹس، پراویڈنٹ فنڈ کی وصول شدہ یا کسی اور ادارے میں مالک کے اختیار سے منتقل شدہ رقم۔
- مال تجارت یعنی دکان، گودام یا فیکٹری میں جو سٹاک قابل فروخت ہے اس کی موجودہ قیمت۔
- خام مال جو فیکٹری، دکان یا گودام میں موجود ہے، اس کی موجودہ قیمت۔
- فروخت شدہ مال کے بدلہ میں حاصل شدہ اشیاء کی مالیت اور فروخت شدہ مال کی قابل وصول رقم۔
- فروخت کرنے کی نیت سے خریدے گئے پلاٹ، گھر یا دکان کی موجودہ قیمت۔

👆 اوپر ذکر کردہ تمام اشیاء کی کل مالیت کا حساب نکال کر ٹوٹل کر لیں اور اسے A کا نام دے دیں 👆

نمبر دو: مالیاتی ذمہ داریاں یعنی جو رقم قابل زکوۃ اموال سے کم کرنی ہے۔

- قرض جو ادا کرنا ہے یعنی ادھار لی ہوئی رقم۔
- ادھار خریدی ہوئی چیزوں کی جو رقم ادا کرنی ہے۔
- بیوی کا حق مہر جو ابھی ادا کرنا ہے۔
- پہلے سے نکلی ہوئی کمیٹی BC کی جو بقیہ قسطیں ادا کرنی ہیں۔
- آپ کے ملازمین کی تنخواہیں جو اس تاریخ تک واجب الادا ہوں۔
- ٹیکس، دکان مکان وغیرہ کا کرایہ، یوٹیلٹی بلز وغیرہ جو اس تاریخ تک واجب الادا ہوں۔
- گذشتہ برسوں کی زکوۃ جو ابھی ادا نہیں کی گئی۔

👆 مذکورہ تمام اشیاء کی کل مالیت کا حساب نکال کر ان کا بھی ٹوٹل کر لیں اور اسے B کا نام دے دیں 👆

اب قابل زکوۃ اشیاء کی کل مالیت سے یہ بعد والی رقم یعنی مالیاتی ذمہ داریوں والی رقم تفریق کر دیں۔۔یعنی A میں سے B کو تفریق کریں۔ جو جواب آئے اس کو چالیس 40 پر تقسیم کر دیں۔ اب جو جواب آئے وہ آپ کے ذمہ واجب الاداز کوۃ کی کل رقم ہے۔ مثال کے طور پر فرض کریں A کی مقدار بیس لاکھ اور B کی مقدار دو لاکھ ہے۔ بیس لاکھ میں سے دو لاکھ مائنس کیا تو جواب آیا اٹھارہ لاکھ۔ اس کو چالیس پر تقسیم کیا تو جواب آیا پینتالیس ہزار۔ تو 45 ہزار روپے آپ کے ذمہ زکوۃ کی کل رقم ہے۔ آپ یہ رقم اکٹھی بھی دے سکتے ہیں اور تھوڑی تھوڑی کر کے بھی ادا کر سکتے ہیں۔

نوٹ:

- ❖ خواتین کے ذاتی استعمال کے زیور پر بھی زکوۃ فرض ہے۔
- ❖ استعمال کی گاڑیوں، گھروں اور دیگر سامان پر زکوۃ نہیں۔
- ❖ منافع کمانے کے لیے خریدے گئے پلاٹ پر زکوۃ ہے، گھر بنانے کے لیے خریدے گئے پلاٹ پر زکوۃ نہیں۔

کلپ نمبر 6 سال گذرنے سے مراد

انسان کو چاہیے کہ قمری سال کی جس تاریخ کو اس کی ملکیت میں نصاب کے برابر مال آجائے تو اس تاریخ کو نوٹ کر لے۔ قمری سال کی یہ تاریخ اس کی زکوٰۃ کی ادائیگی کے لیے متعین ہو جائے گی۔ اب اگلے سال اسی تاریخ کو اگر اس شخص کے پاس نصاب کے برابر یا اس سے زائد رقم جمع ہو گئی ہو تو اس پر اس موجودہ رقم کی زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

اگر درمیان سال میں نصاب کے برابر مال نہ رہا (بشرطیکہ مال بالکل ختم نہ ہوا ہو) مگر متعین تاریخ پہ نصاب پورا ہو گیا تو بھی زکوٰۃ فرض ہو گی۔

"مال پر سال گرنا ضروری ہے" سے مراد یہ نہیں کہ ہر ہر روپے پر سال گزرے بلکہ اگر سال شروع ہوا تو اس کی ملک میں کچھ رقم تھی، چھے ماہ بعد کچھ اور رقم آئی تو سال کے اختتام پر زکوٰۃ کے لیے پورے مال کا حساب لگایا جائے گا۔ یعنی اس دوسری رقم پر اگرچہ سال نہیں گزرا لیکن اس کو پہلی رقم کے ساتھ شامل کر کے اس پر زکوٰۃ واجب ہو گی۔

کلپ نمبر 7 زکوۃ کس کو نہیں دے سکتے

- زکوۃ کی رقم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کے لیے حلال نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے مراد ہیں: آل علی، آل عقیل، آل جعفر، آل عباس اور آل حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم۔ جو شخص مذکورہ پانچ بزرگوں کی نسل سے ہو اسے زکوۃ نہیں دے سکتے، ان کی مدد کسی اور ذریعے سے کرنی چاہیے۔
- کافر کو زکوۃ دینا جائز نہیں۔
- ایسی NGO's اور ادارے جو شرعی حدود کا لحاظ نہیں کرتے، انہیں زکوۃ دینا جائز نہیں۔
- شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو زکوۃ نہیں دے سکتے۔
- اپنے آباء واجداد یعنی ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی وغیرہ اور اپنی آل اولاد یعنی بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسہ نواسی وغیرہ کو زکٰوۃ دینا جائز نہیں۔ ان کے علاوہ باقی رشتہ داروں کو زکوۃ دے سکتے ہیں۔
- مسجد میں زکوۃ کی رقم نہیں دے سکتے۔
- مستحق ملازمین کو بطور تنخواہ زکوۃ کی رقم دینا جائز نہیں۔
- شادی بیاہ کی رسومات میں زکوۃ کی رقم لگانا درست نہیں۔

زکوۃ کس کو دے سکتے ہیں:

ہر ایسے مسلمان کو جس کی ملکیت میں ساڑھے باون تولے (612.36 گرام) چاندی یا اس کی مالیت کے بقدر سونا، نقد رقم، مال تجارت یا روزمرہ کی استعمال سے زائد اشیاء نہ ہوں وہ زکوۃ اور صدقات واجبہ کا مستحق ہے۔

زکوۃ کا بہترین مصرف:

دینی مدارس ہیں اس میں دگنا ثواب ہے اشاعت وتحفظ دین کا اور ادائیگی زکوۃ کا۔

آپ کے مستحق رشتہ دار ہیں اس میں بھی دہرا ثواب ہے۔